آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب ڈاکٹر محمد ارشاد ندوی نوگانوی

ملنے کا پتا: اولڈ کیمیو مشین فیکٹری، محلّہ لال مسجد، رام پور، یو پی، ۲۰۰۹ء، صفحات: ۵۲۷، قیمت -/۵۰۰ روپے

عربی زبان دنیا کی قدیم زبانوں میں سے ہے اور عرب و ہند کے مابین تعلقات زمانۂ قدیم سے قائم ہیں۔ ہندوستان پر مسلمانوں نے طویل عرصہ تک حکومت کی ہے۔ تاریخ کے ان تمام ادوار میں بے شمار علماء وادبا گذرے ہیں، جنھوں نے عربی زبان و ادب کی، مختلف زاویوں سے خدمات انجام دی ہیں اور سرزمین ہند کو مختلف علوم وفنون سے منوّر کیا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ان خدمات کے جائزہ پر مشتمل ہے جو آزادی کے بعد عربی زبان وادب سے متعلق یہاں کے علماء وفضلاء نے انجام دی ہیں۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب 'عربوں کی ہندوستان آمد۔ تہذیبی اور تمدنی اختلاط' کے عنوان سے ہے۔ دوسرے باب (عہد مغلیہ ۱۵۲۵- ۱۷۰۷ء) میں اس دور کے چند اہم عربی ادبا وفضلاء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تیسرے باب کا عنوان ہے: 'انگریزوں کے دور حکومت میں ہندوستان میں عربی زبان وادب'۔ اس دور کے حوالے سے بھی چند مشہور ادبا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چوتھے باب میں 'بیسویں صدی کے نصف اول میں ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے۔ پانچواں باب، جو کتاب کا اصل موضوع ہے، اس میں 'آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ارتقاء سے بحث کی گئی ہے۔ اس میں ایک سو پچھتر علماء وفضلاء کے تذکرے ہیں، جنھوں نے کسی نہ کسی پہلو سے عربی زبان وادب کی خدمت انجام دی ہے۔ آخر میں 'حاصل مطالعہ' کے عنوان سے پوری کتاب کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہے۔ شخصیات کے تذکرے کے ساتھ علمی سلسلوں کے عنوان سے دینی مدارس، عربی مجلّات، عربی ناشرینِ کتب یا ایسے اداروں کا ذکر کیا گیا جو خاص طور سے عربی زبان وادب کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں۔ اس طرح یہ کتاب عربی زبان وادب کے سلسلے میں ہندوستانی علماء کی خدمات پر ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ کتاب فاضل مصنف کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر انھیں لکھنؤ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ یہ کام انھوں نے پروفیسر شاہ عبدالسلام کی نگرانی

میں انجام دیا ہے۔ اس کی اشاعت فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش کے مالی تعاون سے ہوئی ہے۔

کتاب میں اگرچہ تمام قابلِ ذکر علماء، ادبا اور فضلاء کے تذکروں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے، مگر پھر بھی بہت سے مشہور فضلاء و ادباء کا نام آنے سے رہ گیا ہے، جیسے علامہ عبید اللہ رحمانی مبارک پوریؒ صاحب مرعاۃ المفاتیح، مولانا صفی الرحمان مبارک پوریؒ صاحب الرحیق المختوم، مولانا مختار احمد ندوی اور مولانا عبد العلی ازہری مئوی، جن کی عربی زبان وادب میں بیش قیمت خدمات ہیں۔ اسی طرح ناشرین کتب عربی میں الدار السّلفیہ ممبئی اور مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی کا ذکر آنے سے رہ گیا ہے۔ الدار السّلفیہ نے ۵۰ عربی کتب اور تقریباً ڈیڑھ سو عربی کتب کے ترجمے شائع کیے ہیں اور مرکزی مکتبہ اسلامی نے بھی متعدد وقیع عربی کتب کے ترجمے شائع کیے ہیں۔

مصنف نے زندہ شخصیات کے علمی کاموں کے تذکرہ میں ڈاکٹر حبیب اللہ خاں کی عربی تصنیف **الترجمة العربية فی الهند بعدالاستقلال** سے کافی استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد ایک دہائی سے زائد عرصہ میں ان شخصیات نے جو علمی کام کیے ہیں ان کا مصنف نے کچھ بھی اضافہ نہیں کیا ہے۔ متعدد اصحاب علم، جن کی وفات گزشتہ صدی کی چھٹی دہائی میں ہوگئی تھی، مثلاً مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء)، مولانا مسعود عالم ندوی (م ۱۹۵۴ء)، مولانا عبدالسلام ندوی (م ۱۹۵۶ء)، مولانا اعزاز علی امروہوی (م ۱۹۵۴ء)، مولانا حسین احمد مدنی (م ۱۹۵۷ء)، مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) وغیرہ، ان کا سارا علمی کام آزادی سے پہلے کا ہے، لیکن مصنف نے ان کا تذکرہ 'آزاد ہندوستان میں عربی زبان وادب' کے ذیل میں کیا ہے، بلکہ غلطی سے آزادیٔ ملک سے قبل یا اس کے فوراً بعد وفات پا جانے والی بعض شخصیات مثلاً مولانا عبداللہ عمادی (م ۱۹۴۶ء) اور مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۵/ مارچ ۱۹۴۸ء) کا تذکرہ بھی اسی باب میں کر دیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب افادیت کی حامل اور قابلِ مطالعہ ہے، خصوصاً نوجوان نسل کے لیے گائڈ بک کی حیثیت رکھتی ہے۔ (محمد جرجیس کریمی)